رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ارز الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشآء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ
خطبہ نمبر ۴۲

الفضل

قادیان

یوم دوشنبہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج چھ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت نزلہ کی وجہ سے زیادہ ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام کل صبح دس بجے سے ایک بجے تک مسجد اقصےٰ میں مطالبات تحریک جدید کے اعادہ کے لئے جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں نہایت شاندار تقریریں ہوئیں۔

کل دوپہر کو عبد اللطیف خانصاحب محلہ دار البرکات شرقی کی دعوت ولیمہ ہوئی۔ آج چوہدری محمد شفیع صاحب اوورسیر نے اپنے لڑکے محمد سلیم صاحب حبیب کے ولیمہ کی دعوت دی۔ جس میں بہت سے اصحاب شریک ہوئے اور دعا کی۔

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکانات کے درمیان کا دروازہ آج بعض وجوہ کی بنا پر مقفل رکھا گیا۔

جلد ۳۴ | ۲۵ ماہ نبوت ۱۳۲۵ ہش | ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۶۵ھ | ۲۵ نومبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۷۴

خطبہ جمعہ

مسلمانوں کو فتنہ و فساد سے بچنا چاہیے

آج زیادہ سے زیادہ دعائیں کرنیکا وقت ہے

از حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۸ ماہ نبوت ۱۳۲۵ ہش مطابق ۸ نومبر ۱۹۴۶ء

مرتبہ: مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میری طبیعت تو چند روز سے علیل ہے لیکن میں اپنے نفس پر جبر کر کے جمعہ پڑھانے کے لئے آ گیا ہوں۔ مجھے کئی دنوں سے پیچش کی تکلیف ہے۔ یوں اسے پورے طور پر پیچش بھی نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ وہ ایک نئی طرز کی بیماری معلوم ہوتی ہے۔ اور عام طور پر دوسرے لوگ بھی شکایت کرتے ہیں۔ کہ انہیں یہ تکلیف ہے۔ معلوم ہوتا ہے یہ تکلیف وبائی رنگ اختیار کر گئی ہے۔ پیچش میں تو انسان کو جلدی جلدی اجابتیں ہوتی ہیں۔ مگر اس مرض میں گلے سے لے کر انتڑیوں تک تمام جگہ زخمی اور ماؤف معلوم ہوتی ہے۔ پیٹ میں درد کے دورے اٹھتے ہیں۔ اور معدہ میں تشنج ہوتا ہے۔ غرض یہ ایک نئی قسم کی مرض ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ عام طور پر پھیل رہی ہے۔ کیونکہ پچھلے دنوں آٹھ دس دوستوں کی طرف سے متواتر یہ اطلاع آئی ہے۔ کہ انہیں

پیٹ درد اور انتڑیوں کی خرابی کی تکلیف ہے۔ میں نے یہ ذکر اس لئے کیا ہے۔ کہ وبائی امراض کا اگر قبل از وقت خیال رکھا جائے تو ان سے بچنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ دوسرے دوست جن کو خدا تعالےٰ نے اس مرض سے محفوظ رکھا ہوا ہے انہیں چاہیئے کہ وہ آجکل غذا میں پرہیز رکھیں۔ اور زیادہ تر نرم غذا استعمال کریں اسی طرح جو استعمال کر سکتے ہوں وہ روزانہ سبوس اسپغول شربت بنفشہ سے پھانک لیا کریں۔ اس سے انتڑیاں صاف ہوتی ہیں۔ اور درد سے افاقہ رہتا ہے۔ درحقیقت یہ نزلہ کی علامت ہے جو معدہ پر گرتا ہے۔ اور نزلہ میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ ہمیشہ سبوس اسپغول یا شربت بنفشہ اور عرق بادیان استعمال کراتے تھے اور ہم نے اس کا استعمال اکثر مفید پایا ہے۔

اس کے بعد میں خطبہ کے مضمون کی طرف آتا ہوں۔ دنیا میں بعض اوقات ایسے ہوتے ہیں۔ جب بولنا بہت کچھ فائدہ رکھتا ہے۔ بعض اوقات ایسے ہوتے ہیں۔ جب بولنے کی اہمیت کم ہو جاتی ہے۔ اور عمل کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ اور بعض اوقات ایسے آتے ہیں جب نہ بولنے سے کام چلتا ہے۔ اور نہ خالی عمل اپنی جگہ کام آتا ہے۔ اس وقت جہاں تک نتیجہ کا سوال ہوتا ہے۔

صرف خدا ہی کی ذات

رہ جاتی ہے۔ جو انسان کے کام آ سکے اور جس کی امداد سے کوئی نیک نتیجہ پیدا ہو سکے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن کریم میں اور احادیث میں اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول نے ہمیں متواتر اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا قانون بھی دنیا میں یہی ہے کہ انسان کو مناسب حال عمل کرنے چاہئیں۔ پس مناسب حال عمل کو کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن ایک وقت تو انسان پر ایسا آتا ہے جب وہ سمجھتا ہے کہ عمل ہی خدا تعالےٰ کے فضل کے ماتحت میرے کاموں کو سنوار دے گا۔ مگر دوسرا وقت جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے بعض دفعہ ایسا بھی آتا ہے۔ جب انسان عمل تو کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جب خدا نے مجھے کہا ہے کہ عمل کرو تو میرے لئے ضروری ہے کہ میں عمل کو ترک نہ کروں۔ لیکن ساتھ ہی وہ سمجھتا ہے کہ حالات اس قسم کے ہیں کہ میرا عمل کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ اب جو کچھ کر سکتا ہے خدا ہی کر سکتا ہے۔ یوں

عمل اور دعا

دونوں وقت ہی ہوتے ہیں۔ اس وقت بھی عمل اور دعا دونوں اکٹھے ہوتے ہیں۔ جب عام طور پر عمل نتیجہ پیدا کرتا ہے۔ اور اس وقت بھی دونوں موجود ہوتے ہیں جب صرف دعا ہی نتیجہ پیدا کرتی ہے۔ مگر پہلے وقت میں دعا بطور عبادت کے ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ عام حالات میں عمل سے ہی کام کرنے والا ہوتا ہے۔ مثلاً کپڑا سینے والا کپڑا سیتا ہے۔ جوتا بنانے والا جوتا بناتا ہے۔ اور اپنے کام کو شروع کرتے ہوئے

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کہتا ہے۔ جس کے معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ میں خدا کی مدد سے کپڑا سیتا ہوں۔ یا خدا کی مدد سے جوتا بناتا ہوں۔ یا خدا کی مدد سے تالا بناتا ہوں۔ یا خدا کی مدد سے دروازہ بناتا ہوں۔ یا خدا کی مدد سے عمارت بناتا ہوں۔ غرض ہر مومن مزدور کام کرتے وقت خدا کا نام لیتا ہے۔ مگر وہاں یہ دعا بطور عبادت ہوتی ہے۔ اصل قانون جو خدا تعالیٰ نے بنایا ہے۔ یہی ہے کہ کام کرو۔ تو نتیجہ نکلے گا۔ پس نتیجہ کام کے بدلہ میں ہوتا ہے۔ اور فضل الٰہی دعا کے بدلہ میں ہوتا ہے۔ گویا اس کام کا نتیجہ عمل پیدا کرتا ہے۔ اور اس کام کا ثواب دعا پیدا کرتی ہے۔ لیکن ایک وقت ایسا آتا ہے۔ جب

دعا کے بغیر

اور کوئی چارہ ہی نہیں رہتا۔ اس وقت دعا نتیجہ پیدا کرتی ہے۔ اور کام ثواب پیدا کرتا ہے۔ یعنی وہ ایسا وقت ہوتا ہے جب بظاہر انسانی تدابیر بے کار اور انسانی کوششیں بے فائدہ ہو جاتی ہیں۔ اور انسان اس بات کو محسوس کرتا ہے۔ کہ اب میری کوششیں مجھے نفع نہیں دے سکتیں اس وقت وہ کام تو کرتا ہے۔ مگر اس لئے کہ خدا نے کہا ہے کام کرو اور دعا کرتا ہے اس لئے کہ وہ سمجھتا ہے۔ کہ آج دعا کے بغیر کام نہیں ہوگا۔ پس پہلی اور دوسری حالت بظاہر یکساں نظر آتی ہے۔ پہلی حالت میں بھی انسان دعا کرتا ہے۔ اور دوسری حالت میں بھی انسان دعا کرتا ہے۔ پہلی حالت میں بھی انسان عمل کرتا ہے اور دوسری حالت میں بھی انسان عمل کرتا ہے۔ اور بظاہر

دونوں حالتیں ایک جیسی

معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن حقیقتاً ان میں فرق ہوتا ہے۔ اور وہ فرق یہ ہے کہ پہلی حالت میں اصل نتیجہ عمل پیدا کرتا ہے۔ اور دعا بطور عبادت ہوتی ہے۔ لیکن دوسری حالت میں اصل نتیجہ دعا پیدا کرتی ہے۔ اور عمل بطور عبادت ہوتا ہے۔ عمل اس لئے نہیں کرتا۔ کہ نتیجہ نکلے بلکہ اس لئے عمل کرتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ عمل کرو۔ غرض ایک میں عمل کو اہمیت ہوتی ہے۔ نتیجہ کے لحاظ سے اور دعا کو اہمیت ہوتی ہے ثواب کے لحاظ سے اور دوسری صورت میں عمل کو اہمیت بلحاظ ثواب حاصل ہوتی ہے۔ اور دعا کو اہمیت بلحاظ نتیجہ حاصل ہوتی ہے۔ جو لوگ سچے مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ تو ان باتوں کو جانتے ہی ہیں۔ بعض دفعہ ایسے لوگ بھی جو مذہب سے دور جا چکے ہوتے ہیں۔ اس بات کو سمجھ جاتے ہیں کہ اب دعا ہی نتیجہ پیدا کر سکتی ہے۔ عمل کوئی نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔

گذشتہ جنگ

میں جبکہ مسٹر لائڈ جارج انگلستان کے وزیر اعظم تھے۔ جب لڑائی اپنے آخری مرحلہ پر پہنچی تو حکومت جرمنی نے برطانیہ اور فرانس کی صفوں پر آخری حملہ اتنی شدت سے کیا۔ کہ انگریزی صفیں بالکل ٹوٹ گئیں۔ اور اس طرح ٹوٹیں کہ ان کی جگہ لینے کے لئے کوئی نئی انگریزی فوج اس پاس باقی نہ رہی۔ کمانڈر انچیف نے مسٹر لائڈ جارج کو جو اس وقت وزیر اعظم تھے تار دیا کہ حالت سخت نازک ہے۔ ہماری صفوں میں دراڑ پیدا ہو چکی ہے۔ اور دراڑ بھی معمولی نہیں سات میل کا ایک لمبا علاقہ ہے۔ جس میں ہماری کوئی فوج نہیں۔ جرمن ٹینک اور موٹر اور اس کے توپ خانہ کے دستے بڑی تیزی سے آگے بڑھتے آ رہے ہیں۔ جس وقت وہ اس حلقہ میں سے گذر گئے۔ انگریزی فوج کے لئے کوئی

ٹھکانا نہیں رہیگا

اس وقت ہم بے انتہا مدد کے محتاج ہیں۔ اور انگلستان سے مدد کی درخواست کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر حالات اسی طرح رہتے تو اس تار کے پہنچنے اور پھر مدد آنے تک سب کچھ ختم ہو جاتا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے۔ اس نے حالات کو یکدم بدل دیا۔ جس وقت یہ تار مسٹر لائڈ جارج کو ملا۔ اس وقت وہ وزارت میں بیٹھے مشورہ کر رہے تھے۔ مگر باوجود اس کے کہ تعلیم یافتہ انگریز عام طور پر

مذہب سے کورے

ہوتے ہیں۔ اور انہیں خدا تعالیٰ پر کامل یقین نہیں ہوتا۔ جب افسر نے ان کو تار دیا۔ اور انہوں نے وہ تار پڑھی تو وہ فوراً کرسی سے اٹھ کر دوزانو ہو گئے۔ اور انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ دوستو اب باتیں کرنے کا وقت نہیں۔ اب کام کرنے کا بھی وقت نہیں۔ اب

دعا کے سوا

ہمارے لئے اور کوئی چارہ نہیں۔ یہ ایک دہریہ صفت انسان کا کام تھا۔ جو اسلام کی نورانی صفات سے بے بہرہ تھا۔ جو اللہ تعالیٰ کے ان نشانات سے جو دعاؤں کی قبولیت کے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں۔ قطعی طور پر ناواقف تھا۔ مگر وہ جانتا تھا کہ اب بہرحال باتیں کام نہیں آ سکتیں وہ جانتا تھا کہ اب بہرحال کوششیں کام نہیں دے سکتیں اب کوئی

تیسرا رستہ

ہونا چاہیئے اور وہ تیسرا رستہ سوائے اس رستہ کے جو اللہ تعالیٰ کے انبیاء ہمیشہ سے بتاتے چلے آئے ہیں۔ اسے کوئی نظر نہ آیا۔ یعنی دعا اور خدا تعالیٰ کے سامنے التجا۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں ایک مرحلہ انسان پر ایسا بھی آتا ہے۔ جب نہ باتیں کام دیتی ہیں نہ کام کام دیتے ہیں۔ صرف دعا اور اللہ تعالیٰ کے حضور التجا ہی انسان کے کام آتی ہے۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ کام چھوڑ دیا جائے۔ کام اپنے پورے زور سے جاری رکھنا اور عمل کو کسی مقام پر بھی ترک نہ کرنا اللہ تعالیٰ کے احکام میں شامل ہے۔ اور جو شخص اسے چھوڑتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی گستاخی کرتا ہے۔ اور گستاخی کی وجہ سے انسان کی دعا رد کر دی جاتی ہے۔ قبول نہیں ہوتی۔ وہ واقعہ جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے۔ اس میں بھی عمل اور دعا دونوں سے کام لیا گیا تھا۔ مگر نتیجہ دعا نے ہی پیدا کیا۔ عمل نے نہیں۔ چنانچہ جب انہوں نے سمجھا۔ کہ ہم سوائے دعا کے اور کچھ نہیں کر سکتے تو خدا تعالیٰ نے بھی ایسے سامان پیدا کئے۔ کہ انگریزوں کی

شکست فتح میں بدل گئی

انگریزی کمانڈر نے ایک جرنیل کو بلایا۔ اور اسے کہا میرے پاس کوئی فوج نہیں۔ جو تمہیں مدد کے لئے دے سکوں۔ مگر سات میل کا لمبا علاقہ اس وقت بالکل خالی پڑا ہے۔ اور جرمن فوج سے ہمیں سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ میں بغیر اس کے کہ تمہیں مدد کے لئے کوئی ساتھی دوں۔ تم سے امید کرتا ہوں کہ تم اس خطرہ کو دور کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرو گے۔ جاؤ اور کسی طرح اس علاقہ کو محفوظ کرو۔ اس نے انتخاب بھی ایسے جرنیل کا کیا تھا جس کے متعلق وہ جانتا تھا۔ کہ وہ انکار نہیں کریگا۔ بلکہ کام کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے فوراً

کوئی نہ کوئی تدبیر

نکال لیگا جب کمانڈر انچیف نے اسے یہ بات کہی تو اس نے کہا بہت اچھا میں یہ کام کرنے کے لئے تیار ہوں وہ ان لوگوں میں سے نہیں تھا۔ جن پر ہر وقت مردنی چھائی رہتی ہے۔ اور جن کو اگر دس ہزار فوج دیکر بھی کہا جائے۔ کہ سات میل لمبے علاقہ کی حفاظت کرو۔ تو وہ کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ دس ہزار سے کیا بن سکتا ہے۔ ۱۵۔۲۰ ہزار فوج چاہیئے۔ وہ جانتا تھا کہ میں نے کام کرنا ہے۔ اور مجھے اس کے لئے بہرحال کوئی نہ کوئی صورت پیدا کرنی چاہیئے۔ جب کمانڈر انچیف نے اسے کہا۔ کہ اس اس طرح ہم پر مصیبت آ پڑی ہے۔ اب کسی طرح اس مصیبت کو دور کرنے کی کوشش کرو۔ تو اس نے جواب میں یہ نہیں کہا کہ یہ بھی کوئی عقل کی بات ہے۔ کہ مجھے آپ کوئی فوج تو دے نہیں رہے۔ اور مطالبہ یہ کر رہے ہیں کہ میں سات میل لمبے علاقہ کو دشمن سے محفوظ کروں۔ اس نے جواب میں صرف اتنا کہا بہت اچھا اور یہ کہہ کر اپنی موٹر میں بیٹھا اور تیزی سے دس پندرہ میل پیچھے اس جگہ پہنچا جہاں نانبائی روٹیاں پکاتے دھوبی کپڑے دھوتے موچی جوتوں اور دوسرے چمڑوں کی مرمت کرتے لوہار اور ترکھان ٹوٹی پھوٹی فوجی اشیا کو درست کرتے تھے۔ اس نے تمام نانبائیوں۔ دھوبیوں۔ موچیوں۔ لوہاروں۔ نجاروں کو جمع کیا۔ اور ان سے کہا کیا تمہارے دلوں میں کبھی یہ خواہش پیدا ہوئی ہے۔ کہ اگر روٹی پکانے کی بجائے ہمیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتخابات حیدرآباد میں دو احمدی احباب کی شاندار کامیابی

حیدرآباد ۲۳ نومبر۔ مکرم مولوی عبد المالک خاں صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ ریاست حیدرآباد کی لیجسلیٹو اسمبلی کے انتخاب میں مکرم سیٹھ محمد [illegible] صاحب حلقہ تجارت سے اور مکرم فیض احمد صاحب لیبر حلقہ سے بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کی روحانی و جسمانی ترقیات کا موجب بنائے۔

1075

اگلی صفوں میں

اپنی جان قربان کرنے کا موقعہ ملے تو کیسا اچھا ہو۔ یا کپڑے دھونے کی بجائے اگر ہمیں بھی اگلی صفوں میں شریک ہو کر دشمن سے لڑنے کا موقعہ ملے تو کیسا اچھا ہو۔ یا بوٹوں کی مرمت کی بجائے اگر ہم بھی اگلی صفوں میں کھڑے ہو کر

دشمن کا مقابلہ

کریں تو کیسا اچھا ہو۔ آزاد ممالک میں ایسے افراد لوگ کثرت سے موجود ہوتے ہیں۔ جو اپنے ملک اور اپنی قوم سے محبت رکھتے اور ان کی حفاظت کرنے کے لئے ہر قربانی کرنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ جب اس نے دریافت کیا کہ کیا تمہارے دلوں میں کبھی ایسی خواہش پیدا ہوئی ہے یا نہیں تو سب نے یک زبان ہو کر کہا۔ ہمارے دلوں میں تو بارہا ایسی خواہش پیدا ہوئی ہے۔ جرنیل نے کہا اگر تمہارے دلوں میں یہ خواہش سچے طور پر پیدا ہوا کرتی ہے۔ تو آج خدا نے تمہاری اس خواہش کو پورا کرنے کا سامان مہیا کر دیا ہے۔ اس وقت سات میل کے علاقہ میں ہماری

کوئی سپاہ نہیں

اور اگر یہی حالت رہی تو دشمن تھوڑی دیر میں ہی ان حالات سے باخبر ہو جائیگا اور وہ بجلی کی سی تیزی کے ساتھ آگے بڑھ کر ہمیں شکست دے دیگا۔ اور ہمارے لئے سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہیں رہے گا۔ کہ ہم

میدان سے بھاگ جائیں

میں تمہاری طرف اس لئے آیا ہوں کہ اگر تمہارے دلوں میں سچے طور پر یہ خواہش پیدا ہوا کرتی ہے کہ ہمیں اگلی صفوں میں لڑنے کا موقعہ ملے۔ تو آؤ اور اپنی اس خواہش کو پورا کر لو۔ آج خدا نے تمہارے لئے بھی موقعہ پیدا کر دیا ہے۔ میں تمہارے لئے توپیں نہیں لایا۔ میں تمہارے لئے بندوقیں نہیں لایا۔ میں تمہارے لئے تلواریں یا کوئی اور ہتھیار نہیں لایا تمہارے پاس جو کچھ ہے۔ وہ ہاتھ میں لو اور میرے ساتھ چلو۔ زندہ قوموں کے سارے آدمی ہی زندہ ہوتے ہیں۔

انہوں نے فوراً کہا بہت اچھا

ہم چلنے کے لئے تیار ہیں

چنانچہ باورچیوں نے کفگیر پکڑ لئے۔ موچیوں نے چمڑا صاف کرنے کی کھرپی لے لی۔ مزدوروں نے پھاوڑے لے لئے۔ کسی کے پاس تلوار اور بندوق بھی ہوتی ہے۔ جس کسی کے پاس تلوار اور بندوق تھی اس نے تلوار اور بندوق لے لی۔ غرض جو بھی چیز کسی کو مہیا ہو سکتی تھی۔ وہ اس نے اٹھائی اور چلنے کے لئے تیار ہو گیا۔ لاکھوں سپاہیوں کے موچی اور دھوبی اور حجام بھی ہزاروں ہزار ہوتے ہیں۔ اس لئے فوراً

لاریوں کا انتظام

کر کے ان ہزاروں ہزار آدمیوں کو سات میل کے علاقہ میں لا کھڑا کیا۔ ظاہر ہے کہ یہ فوج دشمن کو روک نہیں سکتی تھی۔ جہاں جرمنوں نے لڑنے والے سپاہیوں کو تہ تیغ کر دیا تھا۔ یا ان کو میدان سے بھگا دیا تھا۔ اور جہاں وہ اتنی

شدت سے گولہ باری

کر رہے تھے کہ انگریزی تربیت یافتہ فوج بھی ان کا مقابلہ نہ کر سکی۔ وہاں باورچی اور دھوبی اور موچی کیا کر سکتے تھے۔ لیکن اللہ تعالےٰ ہر ایک کی دُعا سنتا ہے۔ اس وقت جب انگلستان کی وزارت نے اس بات کا اقرار کیا۔ کہ اسے خدا باوجود ایک بڑی طاقت ہونے اور نصف کرّہ پر حکمران ہونے کے ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ہماری طاقت تیرے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ جو کچھ کر سکتا ہے تو کر سکتا ہے۔ ہم نہیں کر سکتے تو خدا تعالےٰ نے بھی یہ بات ظاہر کرنے کے لئے کہ خدا ہی بڑی طاقت ہے ان کی دعا کو قبول کر کے ایسے حالات پیدا کر دیئے۔ کہ جن کے نتیجہ میں انگریزوں کی

حالت بالکل بدل گئی

جب یہ فوج اپنے پھاوڑے اور کھرپیاں اور کفگیریں لے کر میدان میں کھڑی ہو گئی تو جرمن فوج کو دھوکا لگ گیا۔ جرمن فوج یہ خیال بھی نہیں کر سکتی تھی۔ کہ اس کے مقابلہ میں باورچی دھوبی اور موچی کھڑے ہیں۔ اس کے افسروں نے سمجھا۔ کہ

برطانی فوج

جو ہار کھا کے پیچھے ہٹ گئی تھی۔ اس کی جگہ کوئی تازہ دم فوج آ گئی ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جرمن فوج نے فوری طور پر آگے بڑھنے کا ارادہ ترک کر دیا اور کوشش کی کہ وہ نئے سرے سے اپنے انتظامات کو درست کرے۔ تاکہ مقابلہ کرنے میں آسانی ہو۔ اتنی دیر میں سو سو دو دو سو میل پر جو انگریزی فوجیں تھیں وہ حالات سے اطلاع پا کر آنی شروع ہو گئیں۔ اور چوبیس گھنٹوں میں ایک

تازہ دم فوج

جرمنوں کے مقابلہ کے لئے میدان میں کھڑی ہو گئی۔ چنانچہ جب جرمن فوج نے حملہ کیا۔ اس نے باورچیوں اور دھوبیوں اور موچیوں پر حملہ نہیں کیا۔ بلکہ ایک تازہ دم فوج پر حملہ کیا۔ جو سو سو دو دو سو میل سے جمع کر لی گئی تھی۔ اور اس طرح حالات بالکل پلٹ گئے۔ جرمن فوج شکست کھا کر بالکل پیچھے ہٹ گئی۔ اور اللہ تعالےٰ نے

طاقت اور قدرت

کا ایک نمونہ دنیا کو دکھا دیا۔ غرض یہ چیز دنیا کے تجربہ میں متواتر آئی ہے۔ کہ کبھی دنیا میں باتوں سے کام چلتا ہے۔ اور ضرورت ہوتی ہے۔ کہ دوسرے کو سمجھایا جائے۔ کبھی باتوں کی بجائے عمل سے کام ہوتا ہے۔ باتیں بہت ہو جاتی ہیں۔ اور ضرورت اس بات کی ہوتی ہے۔ کہ عملی رنگ میں کام کیا جائے۔ لیکن ایک وقت انسان پر ایسا بھی آتا ہے۔ کہ جب نہ باتیں کام دیتی ہیں نہ کام کام دیتا ہے۔ مثلاً دشمن اچانک حملہ کر دیتا ہے اور اس کے مقابلہ میں کوئی تیاری نہیں ہوتی یا تیاری ہوتی ہے مگر نہایت ناقص ہوتی ہے۔ اس وقت سوائے خدا کے فضل اور رحم کے انسان کی نجات کا اور

کوئی ذریعہ نہیں

ہوتا۔

میں سمجھتا ہوں آج ہندوستان میں بھی اور باقی دنیا کے مسلمانوں کے لئے بھی

وہی وقت آ گیا ہے

جس میں باتیں کام نہیں دیتیں۔ کام کام نہیں دیتے۔ بلکہ صرف دعا اور اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ التجا ہی کوئی نتیجہ پیدا کر سکتی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کام بہرحال جاری رکھنا چاہیئے کیونکہ کام نہ کرنا اللہ تعالےٰ کے غضب کو اور بھی بھڑکا دیتا ہے لیکن کام کرنے کے ساتھ ہی دلوں میں یہ یقین ہونا چاہیئے۔ کہ گو ہم کام کرتے ہیں۔ اور اس لئے کرتے ہیں کہ

اللہ تعالےٰ کا حکم

ہے کہ تم کام کرو۔ مگر ساتھ ہی ہم یہ بھی سمجھتے ہیں۔ کہ یہ کام خدا کی مدد اور نصرت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

آجکل کے فسادات

کے متعلق جو تاریں اخباروں میں چھپ رہی ہیں۔ وہ گورنمنٹ کے انتظام کے ماتحت چھپتی ہیں۔ اور ان میں مصلحتاً واقعات پر بہت حد تک پردہ رکھا جاتا ہے لیکن جو اطلاعیں ہمیں پرائیویٹ طور پر اپنی جماعت کے افراد کی طرف سے آ رہی ہیں۔ وہ نہایت تشویشناک ہیں۔ اور ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستان کے ایک حصہ میں آج مسلمان کو نہایت بے دردی کے ساتھ قتل کیا جا رہا ہے۔

کل ہی مجھے ایک تار

ملی ہے معلوم نہیں وہ یہاں پہونچی کس طرح۔ انگریزی میں ایک محاورہ ہے ایس او ایس جس سے یہ مراد ہوتی ہے۔ کہ جب کوئی جہاز سمندر میں ڈوبنے لگتا ہے تو برقی ذریعہ سے وہ تار دیتا ہے۔ کہ اب ہم ڈوب رہے ہیں اگر تم ہماری کوئی مدد کر سکتے ہو ہمیں بچا سکتے ہو تو لو۔ ورنہ یہ ہماری آخری صدا سمجھو۔ جس کے بعد ہماری طرف سے تمہیں کوئی خبر نہیں پہونچے گی اسی قسم کی تار کل ایک جگہ کے امیر اور ایک سابق پروفیسر کی طرف سے آئی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اس میں یہی فقرہ درج ہے۔ کہ ہم یہ تار بے بسی کی آخری اطلاع کے طور پر دے رہے ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسی طاقت نہیں جس سے ہم ان کی مدد کر سکیں۔ سوائے اس کے کہ

خدا تعالےٰ سے دعا کریں

اور اس سے عاجزانہ طور پر مدد چاہیں کیونکہ انسانی حیلے اور تدبیریں ایسی دیوانگی کے اوقات میں کام نہیں آیا کرتیں۔ آخر اقلیتیں اقلیتیں ہی ہوتی ہیں۔ اور اکثریتیں اکثریتیں ہی ہوتی ہیں۔ جب اکثریتوں کے دل بدل جائیں۔ اور جب وہ انتقامی جذبہ سے بھڑک اٹھیں۔ تو اس وقت اقلیتیں سوائے اس کے کہ وہ زیادہ منظم ہو جائیں۔ سوائے اس کے کہ وہ زیادہ طاقتور بننے کی کوشش کریں۔ سوائے اس کے کہ وہ اپنی اقتصادی حالت کو درست کریں۔ سوائے اس کے کہ وہ علمی ترقی کی طرف قدم اٹھائیں۔ سوائے اس کے کہ وہ اپنی تعداد کو بڑھائیں۔ اور کوئی ذریعہ اپنے بچاؤ کا اختیار نہیں کر سکتیں۔ مگر مسلمانوں نے نہ کبھی اقتصادی حالت درست کرنے کی کوشش کی ہے۔ نہ کبھی علمی ترقی کے لئے کوشش کی ہے۔ نہ فنی ترقی کے لئے انہوں نے کبھی جدوجہد کی ہے۔ اور نہ اپنے اندر تنظیم پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہ اس سے بھی زیادہ کمزور ہیں۔ جیسے بھیڑ اور بکریاں۔ وہ دعوے تو خوب کرتے ہیں۔ اور بڑے بلند بانگ کرتے ہیں۔ مگر حقیقتاً

مسلمانوں سے زیادہ بیکس

اور کوئی نہیں۔ اور ان کے دعوے ان کے لئے اور بھی زیادہ لعنت کا موجب بن رہے ہیں۔ ایسے وقت میں جبکہ مسلمان اور اقوام کے مقابلہ میں بالکل کمزور اور بے بس ہیں۔ انسانی تدابیر پر بھروسہ کرنا اور انہی کو اپنے لئے کافی سمجھنا بالکل غلط ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جہاں جہاں مصیبت آئی ہے۔ وہاں کے مسلمان اپنے بچاؤ کے لئے تدبیریں بھی کرتے ہوں گے۔ کبھی کہتے ہوں گے ہم یہاں سے بھاگ جائیں۔ کبھی کہتے ہوں گے ہم اکٹھے ہو جائیں۔ اور مل کر دشمن کا مقابلہ کریں۔ مگر حقیقی علاج یہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور

دعائیں کی جائیں

کہ وہ اپنے فضل سے ایسی صورت پیدا کرے کہ مسلمانوں کے لئے بچاؤ کا راستہ نکل آئے۔

میں سمجھتا ہوں اس فساد کی ذمہ واری ایک حد تک مسلمانوں پر بھی عائد ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ تمام فسادات جو ہندوستان میں ہو رہے ہیں۔ ان کی بنیاد خود ہندوؤں سے ہوئی۔ اور ہندو علاقوں سے ہوئی ہے۔ مجھے تعجب آتا ہے کہ گاندھی جی اور دوسرے ہندو لیڈر برابر یہ کہتے چلے جاتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی طرف سے فساد کی ابتداء ہوئی ہے۔ حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ سب سے پہلے

احمد آباد اور الہ آباد

میں فساد ہوا ہے۔ احمد آباد اور الہ آباد میں مسلمان اتنے کم ہیں کہ انہیں فساد شروع کرنے کی جرأت ہی نہیں ہو سکتی تھی۔ وہاں ہندو ہی ہندو آباد ہیں۔ اور مسلمان کسی صورت میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اس لئے یہ خیال کہ احمد آباد اور الہ آباد میں مسلمانوں کی طرف سے فساد کی ابتداء ہوئی ہے۔ عقلی لحاظ سے بالکل غلط ہے۔ اس کے بعد دوسرے مقامات پر فساد ہوئے ہیں مگر بہر حال مسلمانوں پر یہ ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ کہ اگر احمد آباد اور الہ آباد میں مسلمان مارے گئے تھے۔ تو انہیں سمجھ لینا چاہیئے تھا۔ کہ وہ تھوڑے ہیں۔ اور تھوڑے ہونے کی ذمہ واری کسی اور پر نہیں انہی پر عائد ہوتی ہے۔ ان کو سمجھ لینا چاہیئے تھا۔ کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں تنظیم نہیں۔ اور تنظیم نہ ہونے کی

ذمہ واری

انہی پر عائد ہوتی ہے۔ ان کو سمجھ لینا چاہیئے تھا۔ کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں کافی تعلیم نہیں۔ اور تعلیم نہ ہونے کی ذمہ واری انہی پر عاید ہوتی ہے۔ ان کو سمجھ لینا چاہیئے تھا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی اقتصادی حالت درست نہیں۔ اور اقتصادی حالت درست نہ ہونے کی ذمہ واری انہی پر عائد ہوتی ہے۔ ان کو سمجھ لینا چاہیئے تھا کہ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان کی صنعتی حالت درست نہیں۔ اور صنعتی حالت کے درست نہ ہونے کی ذمہ واری انہی پر عائد ہوتی ہے۔ جب ساری کمزوریاں ان میں پائی جاتی تھیں۔ جب وہ ہر لحاظ سے ناطاقت اور کمزور تھے۔ تو کیا یہ حماقت کی بات نہیں۔ کہ انہوں نے نواکھلی میں ہندوؤں کو مارنا شروع کر دیا۔ قطع نظر اس بات کے کہ احمد آباد اور بمبئی اور الہ آباد میں ہندوؤں نے مسلمانوں کو مارا ہے اور یقیناً ظلم سے کام لیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہندو اگر ظالمانہ فعل کریں۔ تو اس سے مسلمانوں کو حق حاصل ہو جاتا ہے۔ کہ جہاں وہ زیادہ ہوں وہاں ہندوؤں کو مارنا شروع کر دیں۔ یہ

اتنی ظالمانہ بات ہے

کہ کوئی شریف انسان اس کو برداشت نہیں کر سکتا۔ پھر ہر انسان کو خدا تعالےٰ نے عقل دی ہے۔ انہیں عقلاً سوچنا چاہیئے تھا۔ کہ کیا ہم جو کچھ کر رہے ہیں۔ عقل اس کے جائز ہونے کا فتویٰ دیتی ہے۔ مذہبًا تو یہ جائز ہی نہیں تھا۔ عقلاً ہی انہیں سوچنا چاہیئے تھا۔ کہ کیا الہ آباد اور احمد آباد اور بمبئی کے مظالم کا یہ جواب ہو سکتا تھا۔ کہ نواکھلی میں ہندوؤں کو مارا جاتا۔ کیا نواکھلی میں ہی ہندو بستے تھے۔ کسی اور علاقہ میں ہندو نہیں رہتے تھے۔ اگر ہندو سارے ہندوستان میں پھیلے ہوئے ہیں۔ تو وہ کس طرح سمجھ سکتے تھے۔ کہ نواکھلی میں ہندوؤں کو مار کر وہ اور علاقوں میں ہندوؤں کے حملوں سے محفوظ ہو جائیں گے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ

ابتداء

ہندوؤں کی طرف سے ہوئی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسکی ذمہ واری ان ہندو لیڈروں پر بھی ہے جو ابتداء میں جب ہندوؤں کی طرف سے فسادات ہو رہے تھے بالکل خاموش رہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسکی ذمہ واری

انگریزی حکام

پر بھی ہے۔ جو کلکتہ کے فسادات پر تو بولے مگر احمد آباد اور الہ آباد اور بمبئی کے فسادات پر خاموش رہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسکی ذمہ واری پریس پر بھی ہے۔ جس نے خبروں کو غلط طور پر شائع کیا۔ یعنی جو خبریں مسلمانوں کی تائید میں تھیں۔ ان کو دبایا اور جو خبریں مسلمانوں کے خلاف تھیں ان کو نمایاں طور پر شائع کیا۔ مگر باوجود یہ ساری باتیں مان لینے کے یہ کیونکر جائز ہو گیا۔ کہ وہ طریق اختیار کیا جاتا جو عقلاً بھی مسلمانوں کے لئے مضر ہے اور عقیدۃً بھی

قرآن کریم کے خلاف

ہے۔ دو ہی وجوہ سے کوئی کام کیا جاتا ہے۔ یا اس وجہ سے کہ عقل اس کا تقاضا کرتی ہے۔ یا اس وجہ سے کہ مذہب اس کے ماننے پر مجبور کرتا ہے۔ اگر مسلمان قرآن کریم کو مانتے تو کیا قرآن کریم یہ کہتا ہے۔ کہ اگر کسی جگہ کے ہندو مسلمانوں کو ماریں۔ تو تم دوسری جگہ ہندوؤں کو مارنا شروع کر دو۔ اور اگر وہ قرآن کو نہیں مانتے محض دکھاوے کے لئے اس پر اپنے ایمان کا اظہار کرتے ہیں۔ تو کیا عقل اس بات کی تائید کرتی ہے۔ کہ اقلیت ایک جگہ کا بدلہ لینے کے لئے دوسری جگہ مار دھاڑ شروع کر دے۔ لازماً جب مار دھاڑ شروع ہو گی۔ اکثریت ہی جیتے گی۔ اقلیت نہیں جیت سکتی۔ جب تین ہندو ایک طرف ہیں۔ اور ایک مسلمان ایک طرف تو مسلمان یہ خیال بھی کس طرح کر سکتے ہیں۔ کہ ہندوؤں کے مقابلہ میں وہ جیت جائیں گے۔ لازماً جب بھی مقابلہ ہو گا۔

ایک ہاریگا اور تین جیتیں گے

اور پھر ایک بھی ایسا جس کے اندر نہ تنظیم ہو نہ طاقت جس کے پاس نہ دولت ہو نہ علم وہ بھلا جیت ہی کہاں سکتا ہے۔ پس اگر مسلمان قرآن کو بھول گئے تھے۔ تو کم سے کم انہیں عقل سے تو کام لینا چاہیئے تھا۔ اور سمجھ لینا چاہیئے تھا۔ کہ ایک مسلمان تین ہندوؤں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ مگر

افسوس ہے

کہ مسلمانوں نے نہ قرآن کریم کے مطابق کام کیا اور نہ عقل کے مطابق کام کیا۔ کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ اگر یہ بات ہے تو تمہیں مسلمانوں کے دکھ پر دکھ کیوں ہوتا ہے۔ اور تم ان کی تکلیف پر کڑھتے کیوں ہو۔ اس کا جواب یہ ہے کہ میں صرف مسلمانوں کیلئے نہیں کڑھتا میں اپنے ملک کے لئے کڑھتا ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

1076

میں اپنے ملک کی ہر قوم کے لئے کڑھتا ہوں میں اسی طرح مسلمانوں کے لئے کڑھتا ہوں جس طرح ہندو قوم کے لئے کڑھ رہا ہوں۔ کیونکہ اگر مسلمان مارے جائیں تو یقیناً ہندو قوم بھی دنیا میں زندہ نہیں رہ سکتی۔ پس میرا دل دکھتا ہے اس لئے نہیں کہ مسلمان مارے جارہے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ ہندو مارے جارہے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ اگر یہی طریق جاری رہا تو

ہندو بھی اور مسلمان بھی

اور ساتھ ہی ہندوستان بھی سارے کے سارے ڈوب جائیں گے۔ اور دنیا کی نگاہ میں اس ملک کی کوئی عزت باقی نہیں رہیگی پس باوجود اس کے کہ ہندوؤں سے غلطیاں ہورہی ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ مسلمانوں سے غلطیاں ہوئیں میرا دل کڑھتا اور ان کی مصیبت پر غمناک ہوتا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ جاؤ اور مرو۔ کیونکہ جب تم نے قصور کیا تو اب تم اس قصور کی سزا بھی بھگتو۔ کیونکہ دنیا میں کوئی شخص اپنے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنی بیوی یا اپنے دوست کو تکلیف میں مبتلا دیکھ کر یہ نہیں کہتا کہ جاؤ اور مرو۔ بلکہ باوجود ان کی غلطی اور ان کے گناہ کے ان سے

ہمدردی رکھتا ہے

پھر جب دنیا میں اپنے بیٹوں اور اپنے بھائیوں اور اپنی بیویوں اور اپنے دوستوں اور اپنے رشتہ داروں سے ان کی غلطی کے باوجود ہمدردی رکھی جاتی ہے تو میں کیوں ہندوؤں اور مسلمانوں سے ہمدردی نہ کروں۔ میری ہمدردی تب غلط ہو جب میں انہیں جرم کے لئے اکساؤں۔ اور کہوں۔ اے ہندوؤ! مسلمانوں کو مارو یا کہوں اے مسلمانو! ہندوؤں کو مارو۔ میں ایسا کرتا تو بے شک میری ہمدردی غلط اور ناجائز ہوتی۔ کیونکہ میری ہمدردی گناہ کی تائید میں ہوتی۔ پس میں اس بات پر غمگین نہیں کہ ہندوؤں نے کیوں مسلمانوں کو پوری طرح نہیں مارا۔ یا کیوں مسلمانوں نے ہندوؤں کو پوری طرح نہیں مارا۔ بلکہ مجھے اس بات کا غم ہے کہ خدا کے وہ بندے جن سے مجھے انسانیت کے لحاظ سے اشتراک حاصل ہے۔ جن سے مجھے وطن کا اشتراک ہے۔ جن سے مجھے بھائی بھائی ہونے کے لحاظ سے اشتراک ہے وہ انسانیت کو بھول گئے ہیں۔ وہ خدا کو بھول گئے ہیں۔ وہ مذہب کو بھول گئے ہیں اور وہ کام جو خدا نے میرے سپرد کیا ہے کہ میں پھر انسانوں کو ان کی

انسانیت یاد دلاؤں

پھر انہیں خدا کی طرف واپس لاؤں۔ وہ زیادہ سے زیادہ مشکل ہوتا چلا جارہا ہے پھر مجھے اس لحاظ سے بھی ہمدردی ہے کہ جب فسادات ہوتے ہیں تو لوگ یہ نہیں دیکھتے کہ فلاں شخص کس فرقہ سے تعلق رکھتا ہے بلکہ وہ بلا امتیاز ایک دوسرے کو مارتے چلے جاتے ہیں۔ اور اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ کوئی شیعہ ہے یا سنی۔ احمدی ہے یا غیر احمدی پس اگر ہندو مسلمانوں کی لڑائی ہو۔ تو احمدی بھی جو ناکردہ گناہ ہوتے ہیں باوجود دونوں فریق سے ہمدردی رکھنے کے مفت میں پس جاتے ہیں جس طرح

گیہوں کے ساتھ گھن

پس جاتا ہے۔ پس مجھے ہمدردی ہے مسلمانوں سے اس لئے کہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے ہر شخص اپنے بھائی اور اپنے رشتہ دار سے اس کی غلطی کے باوجود ہمدردی رکھتا ہے بے شک مجھے انکے فعل سے ہمدردی نہیں مگر مجھے ان کی ذات سے ہمدردی ہے۔ اسی طرح مجھے ہندوؤں کے فعل سے ہمدردی نہیں تھا ان کی ذات سے ہمدردی ہے۔ جب ہندوؤں نے احمد آباد اور الہ آباد اور بمبئی میں مسلمانوں کو مارا تو یقیناً انہوں نے ظلم کیا۔ اور اب جبکہ ہندو کھاکلپور اور پٹنہ اور چھپارن۔ اور آگرہ اور گیا اور بنارس اور دوسرے مقامات پر مسلمانوں کو مار رہے ہیں وہ یقیناً سخت ظلم کا ارتکاب کر رہے ہیں اور مجھے ان کے فعل سے کوئی ہمدردی نہیں۔ اسی طرح مجھے ان

مسلمانوں کے فعل

سے کوئی ہمدردی نہیں جنہوں نے نواکھلی میں ہندوؤں کو مارنا شروع کر دیا تھا۔ مگر مجھے ان ہندوستانیوں سے ہمدردی ہے جنہوں نے خدا کو بھلا دیا۔ جنہوں نے مذہب کو بھلا دیا۔ جنہوں نے انسانیت کو بھلا دیا۔ مجھے ان کے افعال سے ہمدردی نہیں۔ مگر ان کی ذات سے ہمدردی ہے۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں یہ باتیں

اسلام اور انسانیت

کو سخت بدنام کرنے والی ہیں۔ اسی طرح ہندو خواہ اسلام کی تعلیم سے ناواقف ہوں وہ انسانیت کا جامہ پہنے ہوئے ہیں۔ اور وہ ان فرائض کو سمجھتے ہیں جو انسانیت کے لحاظ سے ان پر عاید ہوتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ نہ ہندو قوم کے لیڈر اور نہ عوام الناس۔ اور نہ مسلمان قوم کے بعض لیڈر اس طرف متوجہ ہوئے ہیں کہ وہ اپنی قوم کو ملامت کریں۔ اور انہیں ان ظالمانہ افعال سے مجتنب رہنے کی تعلیم دیں مسلمانوں میں سے تو بعض نے بڑی دلیری اور ہمت سے اپنی قوم کو ملامت کی ہے۔ مگر ہندو لیڈروں نے اپنی قوم کو ملامت نہیں کی۔ حالانکہ مسلمانوں کا جرم ہندوؤں کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔

مسلمانوں کا جرم

یہی ہے کہ انہوں نے کمزور ہوتے ہوئے زبردست کا مقابلہ کیوں کیا۔ اور کیوں انہوں نے عقل سے کام نہ لیا کہ جب وہ اقلیت میں ہیں تو اکثریت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ بہر حال یہ وقت ایسا ہے جس میں ہماری جماعت کو بھی اور دوسرے مسلمانوں کو بھی اللہ تعالےٰ کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اس سے دعائیں کرنی چاہئیں کہ وہ ان نازک حالات میں مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔ اور ان کے بچاؤ کا کوئی راستہ پیدا کر دے۔ اب وہ ٹھیل کو دکا زمانہ نہیں رہا۔ جب چند لاکھ انگریز ہندوستان پر حکومت کر رہا تھا۔ اور ہر قوم اسے اس طرح چھیڑتی تھی جس طرح ایک اجنبی راہگیر کو دیکھ کر بچے اسے اپنے مذاق کا نشانہ بنا لیتے ہیں۔ کوئی اس کی چادر کو کھینچتا ہے۔ اور کوئی اس کے پاجامہ پر ہنسی اڑاتا ہے اب ہندوستان میں انگریزی حکومت نہیں بلکہ

ہندوستانیوں کی اپنی حکومت

قائم کی جارہی ہے گو پورے طور پر ابھی قائم نہیں ہوئی۔ اس لئے اس وقت کی باہمی چھیڑ چھاڑ معمولی نہیں ہو سکتی۔ انگریزوں کے وقت جو چھیڑ چھاڑ تھی وہ بہت محدود تھی۔ اور چند لاکھ کے خلاف چھیڑ چھاڑ تھی۔ مگر اب یہ چھیڑ چھاڑ چند لاکھ کے خلاف نہیں بلکہ کروڑوں کروڑ ایک طرف ہیں اور کروڑوں کروڑ ایک طرف اس لئے اگر بروقت انسداد نہ کیا گیا تو اب یہ لڑائی صرف شہروں تک محدود نہیں رہ سکتی۔ بلکہ خطرہ ہے کہ اب وہ ہر قصبہ ہر گاؤں ہر محلہ اور ہر گلی میں نہ پہنچ جائے۔ اور اس طرح کسی جگہ کی چھیڑ چھاڑ

محدود نہیں رہ سکتی

اس مضمون کے بہت سے پہلو ایسے بھی ہیں جو مزید توجہ چاہتے ہیں۔ مگر میں اس خطبہ کو محدود رکھنا چاہتا ہوں اس لئے صرف اتنی بات پر ہی میں یہ خطبہ ختم کرتا ہوں کہ یہ وقت مسلمانوں کے لئے

نہایت ہی نازک

ہے۔ ہمیں خدا تعالےٰ سے خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی پچھلی غفلتیں معاف کرے۔ انہیں

قرآن کریم کے احکام

کے مطابق چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور وہ کینہ اور کپٹ اور دین سے نفرت اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کریم کی پیشگوئیوں سے استغنا جو ان کے اندر پایا جاتا ہے اسے دور کرے۔ اور انہیں اسلام پر صحیح طور پر چلنے کی توفیق عطا کرے تاکہ ہندوستان میں

مسلمانوں کا مستقبل

وہ نہ ہو جو سپین میں ہوا۔ بلکہ ہندوستان اسلام کے بڑھنے اور پھلنے اور پھولنے کے لئے ایک گلشن اور چمن ثابت ہو اور اسلام اس ملک میں زیادہ سے زیادہ ترقی کرے۔ اور ہم اللہ تعالےٰ سے یہی امید رکھتے ہیں کہ ایسا ہی ہوگا۔ اور ہندوستان اسلام کی ترقی اور اس کی نشاۃ ثانیہ میں بہت بڑا حصہ لینے والا ثابت ہوگا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پناہ گزیں ہوئے قلعہ ہند میں" ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا آپ

تحریک جدید کے دفتر اول یا دفتر دوم کا وعدہ پورا کر چکے ہیں؟ وعدوں کی ادائیگی کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر میں صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ اگر آپ اپنا وعدہ پورا کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں تو اپنے ان بھائیوں کو جو اس وقت تک کسی وجہ سے اپنے عہد کو پورا نہیں کر سکے۔ جلد از جلد ادائیگی کی تحریک فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

وکیل المال تحریک جدید

ملازمت کے بہترین مواقع

(۱) فیڈرل پبلک سروس کمشن شملہ کے ماتحت کلرکوں کی مستقل اسامیاں پر کرنے کے لئے مقابلہ کا امتحان ہونیوالا ہے۔ درخواستوں کی آخری تاریخ ۲ دسمبر ہے فوج سے فارغ شدہ نوجوانوں کیلئے سنہری موقعہ ہے۔ درخواستوں کے فارم اور پراسپکٹس سکرٹری فیڈرل پبلک سروس کمشن شملہ سے حاصل کریں۔

(۲) صیغہ امانت دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں تین کلرکوں کی اسامیاں ہیں۔ تنخواہ ۴۰ روپے مع مہنگائی الاؤنس ہوگی۔ قابلیت میٹرک پاس ٹائپسٹ کو ترجیح دیجائیگی

(۳) احمدیہ ہوسٹل لاہور میں ایک میٹرک پاس کلرک اور چوکیدار کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۳۰ اور ۲۵ مع الاؤنس علی الترتیب ہوگی

(۴) کرٹری سندھ میں ایک بڑھئی کی ضرورت ہے۔ متعلقہ امور کیلئے وکیل التجارت تحریک جدید سے خط وکتابت کریں۔ جملہ درخواستوں کیلئے امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق ضروری ہے

زکوٰۃ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز کی طرح زکوٰۃ بھی اسلام کا ایک اعلیٰ رکن ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بڑی تاکید فرمائی ہے لہذا صاحب نصاب احباب حساب کرکے زر زکوٰۃ بیت المال میں ارسال فرمائیں۔ چونکہ امام وقت کی اجازت کے بغیر اسکا بطور خود خرچ کرنا ہرگز جائز نہیں ناظر بیت المال

انتقاد

چالیس حدیث چھوٹے بچوں عورتوں اور لڑکیوں کے حفظ کرنے کے لئے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب ریٹائرڈ سول سرجن نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت ہی آسان اور مختصر چالیس احادیث کا ایک مجموعہ مرتب کیا ہے۔ ہر ایک حدیث کا ترجمہ اور ضروری تشریح بھی ساتھ ہے۔ یہ نہایت مفید کتاب ہے ہر احمدی بچے اور خاتون کے پاس ضرور ہونی چاہیئے۔ قیمت ۱؎ قادیان کے ہر کتب فروش سے مل سکتی ہے

تعلیم البنات۔ یہ کتاب احمدی بچیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر نے نہایت محنت سے تیار کی ہے۔ اس میں آپ نے تمام وہ معلومات جو احمدی طالبات کیلئے ضروری ہیں جمع کی ہیں مثلاً نماز با ترجمہ۔ نبی کریم کی سوانح حیات۔ احمدیت کی تعلیم بطرز سوال وجواب اور سچی اخلاقی کہانیاں قیمت ۶؍ (مکتبہ بشارات رحمانیہ ریلوے روڈ قادیان)

جواہرات دوائیہ

یاقوت رمانی۔ زمرد۔ پکھراج۔ نیلم۔ عقیق۔ مرجان۔ فیروزہ۔ سیپ بشکل موتی درجہ خاص زہر مہرہ خطائی اصلی۔ اصلی لاجورد۔ بلور۔ کہربا شمعی۔ قلبہ الحجر براق۔ قلب الحجر طباشیری وغیرہ اصلی جواہرات دوائیہ **طبیہ عجائب گھر قادیان سے طلب فرمائیں**

تارک افیون مدک وچانڈو وافیون کی تباہ کاریاں ظاہر ہیں۔ لوگ اس کو بھی استعمال کرکے اپنی زندگی کو اپنے ہاتھوں مٹاتے ہیں اور اپنی زندگی کی امنگوں کو یاس وحسرت سے بدلتے ہیں۔ غرضیکہ افیون کا استعمال ہر صورت میں برا ہے اور افیون کھا کر اپنے روپے کو برباد کرتے ہیں۔ اس دوا کے استعمال سے افیم مدک چانڈو ہمیشہ کے لئے چھوٹ جائیگی۔ یہ نہایت مجرب دوا ہے۔ اس دوا سے نہ آنسو بہتے ہیں نہ ناک بہتی ہے نہ جمائی آتی ہے۔ نہ پیٹ میں مروڑ ہوتا ہے۔ نہ ہاتھ پیروں میں درد ہوتا ہے۔ پانچ روز میں چھوٹ جاتی ہے۔ قیمت پانچ روپے صرف۔ پتہ:۔ **حکیم مولوی ثابت علی رنیچر بان محمود نگر ۵ لکھنؤ**

بعدالت جناب عبد اللہ جان مرزا سب جج بی اے ایل ایل بی پی سی ایس

سب جج درجہ چہارم پشاور

دوکان موسومہ سری مل بالمکند بذریعہ رام ناتھ ولد سری مل مالک وشریک دوکان واقعہ اندرشہر پشاور مدعی۔

بنام۔ لچھمن شاہ رام اقبال بذریعہ رام اقبال مالک دوکان واقعہ چھپرا علاقہ صوبہ بہار (ریلوے او۔ ٹی۔ آر)

اشتہار ریکارڈ زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

دعویٰ مبلغ -/۴۰۰ روپیہ

مقدمہ ۱۴۶ نمبری و پیشی $\frac{12}{46}$ ۲

مقدمہ مندرجہ بالا عنوان میں تاریخ پیشی $\frac{12}{46}$ ۲ مقدمہ کی گئی ہے۔ چونکہ مدعا علیہ کی تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے اس لئے زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ بذریعہ اشتہار ہذا مشتہری کی جاتی ہے کہ مدعا علیہ اصالتاً یا وکالتاً یا مختاراً حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرے ورنہ بصورت غیر حاضری وخلاف ورزی کے کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج تاریخ $\frac{11}{46}$ ۱۶ کو بدستخط ہمارے و مہر عدالت کے اشتہار ہذا جاری کیا گیا ہے

دستخط حاکم   مہر عدالت

تصحیح ۲۱ نومبر کے اخبار میں **سرمہ نمبر خاص** کی قیمت ۲ روپے فی تولہ شائع ہوئی ہے۔ حالانکہ اس کی قیمت فی تولہ ۴؍ ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

1077

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

میرٹھ ۲۴ نومبر۔ آج صدر کانگرس اچاریہ کرپلانی۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں اور پنڈت نہرو کو الگ الگ ایڈریس پیش کئے گئے پنڈت نہرو نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ بنگال۔ بہار اور یو۔پی کے فسادات پر صرف ہزاروں بے گناہ بچے اور عورتیں موت کی گھاٹ اتار دی گئی ہیں۔ بلکہ ہندوستانی تہذیب اور کلچر کو بھی ان فسادات کی وجہ سے بہت نقصان پہنچا ہے۔ آپ نے کہا۔ فوج اور پولیس کی مدد سے حالات پر قابو پالیا گیا ہے۔ لیکن ان فسادات کو روکنے کا صحیح طریق یہ ہے۔ کہ ذمہ دار افراد اور لیڈر خود دیہات کا دورہ کریں اور لوگوں کو سمجھائیں:۔

پٹنہ ۲۴ نومبر: پٹنہ کے ریٹائرڈ جج مسٹر چیٹرجی کو ریاست الور کے ہائیکورٹ کا چیف جسٹس مقرر کر دیا گیا ہے۔

میرٹھ ۲۳ نومبر۔ آج کانگرس کا کھلا اجلاس شروع ہو گیا۔ کانگرس کے نئے صدر آچاریہ کرپلانی نے خطبہ صدارت میں کہا ہمارے نمائندے اور لیڈر اب باقتدار ہو گئے ہیں لیکن ابھی غیر ملکی اقتدار کا خاتمہ نہیں ہوا فسادات کا ذکر کرتے ہوئے صدر کانگرس نے کہا جب نواکھالی میں خوفناک فساد ہوا اور مرکزی حکومت اس میں مداخلت نہ کر سکی۔ تو دوسرے صوبے بھی اپنے تئیں آزاد سمجھنے لگ پڑے۔ بہار کے ہندو بنگال کے ہندوؤں کی بدسلوکی پر سخت مضطرب ہو گئے۔ اور اس اضطراب سے جو صورت حالات پیدا ہوئی۔ اس پر قابو پانا حکومت بہار کے اختیار سے باہر ہو گیا دستور ساز اسمبلی کے متعلق آپ نے کہا یہ اسمبلی جمہوری فیڈرل آئین مرتب کرے گی اور صوبوں کو زیادہ سے زیادہ آزادی حاصل ہو گی

کراچی ۲۲ نومبر۔ حاجیوں کے دو جہاز اکبر اور انگلستان کل جدہ سے کراچی پہنچ گئے ان میں ۱۳۷۳ اور ۸۳۹ حاجی واپس آئے ہیں

پٹنہ ۲۳ نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ بہار کے ایک گاؤں پر ایک ہجوم نے دھاوا بول دیا۔ سات اشخاص کو مار ڈالا اور دس گھروں کو نذر آتش کر دیا۔

نئی دہلی ۲۳ نومبر حکومت ہند کی طرف سے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ انڈین سول

احمدیت کے متعلق پانچ سوالات

۱۔ کیا احمدیت کا اقرار کرنا ضروری ہے ۲۔ غیر احمدی امام کے پیچھے نماز کیوں جائز نہیں ۳۔ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے۔ پھر ہم کیوں احمدی نام رکھیں۔ اور نیا فرقہ قائم کریں۔ (۴) کیا قرآن شریف و حدیث شریف سے فرض ہے۔ کہ ہم اپنی نجات کے لئے مسیح موعود کو علانیہ طور پر مانیں (۵) کیا مذکورہ بالا حالات کے ماتحت خفیہ بیعت قبول کی جائے گی۔

جواب از حضرت امام جماعت احمدیہ دوسرا ایڈیشن مزید اضافہ کے ساتھ شائع کیا گیا ہے طالب حق کو مفت تبلیغ کے لئے ایک روپیہ کے آٹھ معہ محصول ڈاک:۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

شباکن و شفائی

یہ دونوں دوائیں ملیریا اور دوسرے بخاروں کے لئے بہترین یونانی دوائیں ہیں۔ شباکن پسینہ لا کر بخار اتار دیتی ہے جگر اور طحال کو صاف کرتی ہے۔ معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ اعصاب کو طاقت بخشتی ہے۔ اور کونین کے نقصان کے بغیر جسم کو ملیریا کے بداثرات سے صاف کر دیتی ہے۔ شفائی پرانے اور سخت بخاروں میں شباکن کے ساتھ دی جائے۔ تو ان کو توڑنے میں کامیاب ہوتی ہے۔ جو بخار نہایت سخت اور ٹوٹنے میں نہیں آتے۔ کونین کے ٹیکوں سے بھی ان کو فائدہ نہیں ہوتا۔ شفائی کو شباکن کے ساتھ دینے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور اعصاب کو بھی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہر گھر میں ان دوائیوں کا ہونا بہت سے اخراجات سے بچا لیتا ہے۔ قیمت یکصد قرص عہ اور پچاس قرص ایک روپیہ چار آنے عہ شفائی درجن ۸/ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دواخانہ خدمت خلق قادیان

قادیان میں زمینوں کی خرید فروخت

مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان نے اپنی دیگر مصروفیتوں کے باوجود نظارت امور عامہ کی منظوری سے زمینوں کی خرید فروخت کا کام اسلئے شروع کیا ہے کہ قیمتوں کو مناسب اعتدال پر رکھتے ہوئے احباب جماعت کو فائدہ پہنچائے پس آپ ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں

منیجر مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ

بانجھ پن کا علاج

اگر رحم بند ہو۔ رحم میں سردی ہو یا گرمی یا سوء مزاج خشک رحم کا یا گرنا خلط بلغمی یا صفراوی یا سوداوی کا یا بوجہ فربہی کے رحم میں چربی زیادہ ہو۔ یا نہایت لاغر عورت ہو یا ریح غلیظ کا رحم میں پیدا ہونا مانع ہو استقرار کو۔ غرض بفضل خدا ہماری دوائی سے مکمل طور پر آرام ہو جاتا ہے۔ اور گوہر مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔ قیمت مکمل کورس چالیس گیارہ روپیہ علاوہ محصول ڈاک

حکیم حاذق سید مہر علیشاہ مالک دواخانہ فاروقی قادیان

سروس۔ انڈین پولیس اور مرکز کی غیر ٹیکنیکل ملازمتوں کے لئے جو جنگی خدمات والے اُمیدواروں کا انتخاب گذشتہ سال سے ہو رہا ہے۔ انہیں فی الحال حکومت کی طرف سے کوئی عہدہ نہیں دیا جائیگا۔ اس کی بڑی وجہ وزیر ہند کا یہ فیصلہ ہے۔ کہ آئی سی ایس اور آئی۔ پی۔ ایس کی جو ملازمتیں جنگی خدمات والوں کے لئے مخصوص کی گئی تھیں انہیں اب پُر نہ کیا جائے

قاہرہ ۲۳ نومبر۔ حکومت برطانیہ نے مصر کی سرحد سے لیکر طرابلس تک کی ریلوے لائن حکومت لبنان کے پاس فروخت کر دی ہے اس سلسلے میں لبنان اور برطانیہ کے درمیان ایک معاہدہ طے ہوا ہے۔

لائلپور ۲۳ نومبر۔ گندم دڑہ ۱۰/۵/۹ گندم فارم ۱۰/۴/۹ گڑ نیا ۔/۷/۱ آٹا ۔/۳/۲۳ گھی دیسی ۔/۱۹۳

لاہور ۲۳ نومبر۔ سونا ۔/۲/۱۰۱ چاندی ۔/۰/۴ ۱۵ پونڈ ۱۲/۶۶

امرتسر سونا ۔/۱۳/۱۰۵

قاہرہ ۲۳ نومبر۔ آج حکومت کے خلاف مصری طلباء نے زبردست مظاہرہ کیا پولیس کو بالآخر ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے گولی چلانا پڑی جس کی وجہ سے متعدد طلباء ہلاک اور مجروح ہو گئے۔

نئی دہلی ۲۳ نومبر۔ مسٹر محمد علی جناح نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ میں نے ایک مرکزی لیگ ریلیف کمیٹی قائم کر دی ہے جو خواجہ ناظم الدین۔ ملک فیروز خان نون آنریبل مسٹر حسین امام مسٹر جعفر امام اور مسٹر محمد یونس پر مشتمل ہوگی۔ یہ کمیٹی لیگ کی ان متعدد شاخوں کے درمیان اشتراک عمل قائم کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ جو امداد کا کام کر رہی ہیں۔ بہار کے مصیبت زدہ مسلمانوں کی مدد وسیع پیمانہ پر محتاج توجہ ہے۔ میں خود بہار جانا چاہتا تھا۔ لیکن بعض وجوہ کی بنا پر میرا جانا ناممکن مناسب نہیں ہے۔ لیکن میں تمام مسلمانوں کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ بہار کے مظالم کی وجہ سے میرا دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔ اقلیت کے صوبوں کے مسلمانوں کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑا جائے گا۔ ہم انہیں ہر ممکن مدد دیں گے

بمبئی ۲۳ ۔ اچھوت لیڈر ڈاکٹر امبیدکر نے ایک بیان میں کہا۔ جب تک ہندوستان میں سب قوموں کی نمائندہ کولیشن حکومت قائم نہیں ہو گی۔ اس وقت تک ملک کی سیاسی صورت حالات کا بہتر ہونا ناممکن ہے۔ آپ نے کہا۔ اگر مسلمان اس دستور ساز اسمبلی سے غیر حاضر رہیں۔ تو میں نہیں جانتا۔ کہ ۹ دسمبر کو اسمبلی کیا کام کر سکے گی۔ یہ خیال کرنا سخت نادانی ہے کہ ہندو مسلمانوں کی غیر حاضری میں جو قانون بنائیں گے اسے حکومت برطانیہ منظور کر لے گی۔

لاہور ۲۳ نومبر۔ آج صبح مغلپورہ پولیس نے چھاپہ مار کر دفتر پر سیوک سنگھ کے ۵۰ رضاکاروں کو پنجاب پبلک سیفٹی آرڈیننس کے ماتحت اس وقت گرفتار کر لیا جب کہ وہ معمول کے مطابق فوجی نوعیت کی پریڈ کر رہے تھے۔

لاہور ۲۲ نومبر۔ حکومت پنجاب کی طرف سے صوبہ بھر کے اخبارات و رسائل کو انتباہ کیا گیا ہے کہ اگر انہوں نے تشدد پر ابھارنے بدلہ لینے اور بد امنی پھیلانے والا کوئی مضمون شائع کیا۔ تو حکومت سخت کاروائی کرے گی

کلکتہ ۲۳ نومبر وزیر اعظم بنگال نے اعلان کیا ہے۔ کہ بنگال میں مسلم یونیورسٹی قائم کرنے کی سکیم پر وزارت بنگال غور کر رہی ہے۔

نئی دہلی ۲۳ نومبر۔ مسٹر محمد علی جناح نے مسلم لیگ کے فنڈ میں سے دو لاکھ روپیہ بہار کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے ارسال کیا ہے

میرٹھ ۲۲ نومبر۔ آج کانگرس کے اجلاس میں مختلف قراردادیں پاس ہوئیں ڈاکٹر راجندر پرشاد نے فرقہ وارانہ فسادات کے متعلق قرارداد پیش کرتے ہوئے کہا۔ پوری آزادی مل جانے پر یہ فسادات خود ہی ختم ہو جائیں گے۔ مولانا ابو الکلام آزاد اور عبد الغفار خان نے بھی اس سلسلے میں تقریریں کیں۔ مسٹر جے پرکاش نرائن نے ایک قرارداد پیش کی جس میں کانگرس کے ان فیصلوں کو منظور کرنے کی سفارش کی گئی ہے جو اس نے ۱۹۴۲ء میں کئے تھے

کراچی ۲۴ نومبر۔ مسٹر جناح آج تیسرے پہر کراچی پہنچے مسلم لیگی اکابرین نے آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ آپ دو ہفتے سندھ میں ٹھہریں گے۔ اور انتخابات کے متعلق بعض اضلاع کا دورہ کریں گے۔

ریشمی اور گرم کپڑے

احمدیہ دائنگ فیکٹری قادیان میں بہترین صورت میں دھوئے اور ڈرائی کلین کئے جاتے ہیں:۔

ضرورت فیکٹری ہذا میں کام کرنے کے لئے ۲ خواندہ مددگار کارکنوں کی جو کہ کچھ حساب کتاب کا کام بھی کر سکتے ہوں۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جاوے گی۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے دانتوں کی حفاظت کیجئے

منجن سے آپ کے دانت صاف اور چمکدار ہونگے۔

منجن آپ کو پائیوریا سے بچائے گا

منجن آپ کے دانتوں کو کیڑا لگنے سے بچائے گا۔

منجن کے استعمال سے آپ کے مسوڑھے مضبوط ہونگے

آج سے ہی نور منجن کا استعمال شروع کر دیجئے۔

یہ جملہ امراض دندان کے لئے بے حد مفید ہے

نور منجن ۴ اونس ۲ روپے
" دو " ۱ روپیہ
" ۱ " ۸
تیار کردہ
دواخانہ نورالدین

ملنے کا پتہ: دواخانہ نورالدینؓ قادیان